السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(بعد از رکوع بحالت قیام، ہاتھوں کے ارسال کا ثبوت بالتفصیل عبارات اور حوالہ کتب، دونوں مقامات پر لکھ کر ممنون فرمائیں۔ (ابو طلحہ حافظ ثناء اللہ شاہد القصوری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلے میں تفصیلی بحث، ماہنامہ شہادت، فروری 2000ء جلد نمبر 7 شمارہ نمبر 2 ص 33،32 میں شائع ہو چکی ہے۔

" امام ابو الشیخ الاصبہانی نے فرمایا: "حدثنا حاجب بن ابی بکر قال: ثنا احمد الدورقی ٔقال: ثنا بہز بن اسد عن یزید بن ابراہیم عن عمر بن دینار قال: کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوۃ ارخی یدیہ

(طبقات المحدثین باصبہان ج ۱ ص 200،201)

مفہوم: جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ لٹکا دیتے تھے۔

حکم سند: صحیح ہے۔

تحقیق سند: حاجب بن ابی بکر ثقہ ہیں۔ دیکھئے اخبار الصبہان (ج 1 ص 2) تاریخ بغداد (ج 8 ص 271) طبقات اصبہان (ج 3 ص 502) اور شذرات الذھب (ج 2 ص 249) احمد بنا براہیم الدروقی، ثقہ حافظ تھے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: 3

(بہز بن اسد: ثقہ ثبت (تقریب التہذیب: 771

(یزید بن ابراہیم: ثقہ ثبت الا فی روایتہ عن قتادۃ فیھا لین (تقریب التہذیب

(عمرو بن دینار: ثقہ ثبت (تقریب التہذیب ۲٥۲٤

خلاصہ یہ ہے کہ روایت صحیح ہے، اسے ابن ابی شیبہ (ج 1 ص 391 ح 3950) اور ابن المنذر (فی الاوسط 3/93) نے بھی یزید بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں:

1) وہ رکوع سے پہلے اور بعد، دونوں قیاموں میں ہاتھ لٹکاتے (یعنی ارسال کرتے) تھے۔

2) وہ رکوع کے بعد والے قیام میں ہاتھ لٹکاتے (یعنی ارسال) کرتے تھے۔

اول الذکر صحیح اور مرفوع احادیث کے خُاف ہے اور کیسے ممکن ہے کہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ صحیح اور مرفوع احادیث کی مخالفت کریں اور کوئی ان کا رد بھی نہ کرے لہذا یہ مفہوم غلط ہے۔

(تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدموں کو برابر رکھنا اور (نماز میں) ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد: 754 وسندہ حسن واخطا من ضعفہ

(ثانی الذکر مفہوم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑنا بالکل صحیح ہے اور یہ عمل کسی مرفوع حدیث کے خلاف نہیں لہذا یہی مفہوم راجح ہے۔ (شہادت، نومبر 2001ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ